فون نمبر ۲۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L. 5256

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یکشنبہ ۱۸ شعبان ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۵ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش ۔ ۵ فروری ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ امین

انتہائی کٹھن حالات میں لاکھوں نئے شہریوں کو جذب کر لینا پاکستان کا بڑا کارنامہ ہے

کراچی کے شہریوں کی طرف سے پیشکردہ سپاسنامہ کے جواب میں ملکہ الزبتھ کا اعلان

کراچی ۳ فروری۔ ملکہ الزبتھ نے کل یہاں اعلان کیا کہ کراچی میں لاکھوں نئے شہریوں کو انتہائی کٹھن حالات میں جذب کر لینا پاکستان کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ ملکہ معظمہ کل تیسرے پہر یہاں کراچی کے شہریوں کی طرف سے پیشکردہ ایک سپاسنامہ کا جواب دے رہی تھیں۔ کل صبح انہوں نے بحریہ کے جہازوں کا معائنہ کیا۔ اور شام کو ایوان صدر میں ملکی و غیر ملکی صحافیوں سے ملاقات کی۔ رات کو ان کے اعزاز میں دولت مشترکہ کے ہائی کمشنر نے ڈنر دیا۔

برطانوی تاجدار نے فریئر گارڈن میں کراچی کے شہریوں کی طرف سے پیشکردہ سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا "دو سو سال سے بھی کم عرصہ گزرا۔ کراچی محض ماہی گیروں کا گاؤں تھا۔ اس کے اردگرد دشوار گزار خشک چٹانیں اور بے آب و گیاہ ریگزار تھا۔ پھر اسے ایک بڑی بندرگاہ کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ اور شمال کی طرف دور دراز کے علاقوں میں یہاں سے جہاز جانے لگے۔ آپ میں سے کئی ایسے لوگ بھی موجود ہوں گے جنہوں نے اسے ایک صوبے کا دارالحکومت بنتے دیکھا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ بعد اسے ایک وسیع و عریض آزاد ملک کے وفاقی شہر کی ذمہ داریاں سنبھالنا پڑیں۔ کراچی پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ قائداعظم کے جائے پیدائش کی حیثیت سے خاص مقام کا حامل رہے گا۔"

ملکہ نے کہا ۱۹۴۷ء میں کراچی کی آبادی بمشکل تین لاکھ نفوس پر مشتمل تھی اور اب بمشکل تیرہ سال بعد یہاں ۲۰ لاکھ افراد آباد ہیں۔ ان میں سے بیشتر شہری محض اپنے ہاتھ پاؤں لے کر یہاں پہنچے تھے۔ ان کے پاس کچھ نہیں تھا۔ البتہ انہیں مستقبل پر زبردست اعتماد تھا۔ اس شہر کو ایسے مسائل سے دوچار ہونا پڑا۔ کہ شاذ ہی کوئی اور شہر اس کی نظیر پیش کر سکے۔ لاتعداد لوگوں کو کھانے کے لئے روٹی پینے کے لئے پانی۔ سر چھپانے کے لئے جگہ کی ضرورت تھی روپانی، بجلی الغرض ایک بڑے شہر کی تمام ضروریات جلد از جلد مطلوب تھیں۔ لیکن کراچی یہ یورش بھی سہہ گزرا۔ اور بالآخر ان لاکھوں نئے شہریوں کو نہایت کٹھن حالات میں اس طرح جذب کر لیا۔ کہ یہ پاکستان کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اس کامیابی کا سہرا بڑی حد تک کراچی کے شہریوں کے سر ہے۔ کراچی کے باشندے ایک شاندار مستقبل کی امید کر سکتے ہیں۔ مچھیروں کا گاؤں اب پاکستانی بحریہ کا اڈہ تجارتی جہازرانی کا ترقی پذیر مرکز بن چکا ہے۔ یونیورسٹی ٹیکنیکل کالج اور سکول روز بروز اس کے سینے پر ابھر رہے ہیں۔

ملکہ الزبتھ نے کراچی کی ترقی کے سلسلہ میں کورنگی کالونی کا بھی ذکر کیا جس کا کل صبح ڈیوک آف ایڈنبرا نے معائنہ کیا تھا ملکہ نے کہا "یہ عظیم ترقیاتی سکیموں کا ایک حصہ ہے۔ اور یہ سکیمیں اتنی ہی شاندار ہیں جتنی کہ دنیا کے کسی اور شہر میں ہو سکتی ہیں۔"

کانگو میں خانہ جنگی کا خطرہ ہمرشول کا انتباہ

حفاظتی کونسل میں افریشیائی ملکوں کی قرارداد پر غور

نیویارک ۳ فروری۔ حفاظتی کونسل آج رات پھر کانگو کی صورت حال پر غور کرے گی۔ کونسل میں افریقی و ایشیائی ملکوں کی ایک قرارداد زیر بحث آ رہی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ کانگو کے سابق وزیراعظم مسٹر لوممبا کو رہا کر دیا جائے گا۔ کانگو کی پارلیمنٹ کا اجلاس بلایا جائے۔ اور کانگو سے تمام بلجین یونٹوں کو نکالا جائے۔

کل رات سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشول نے حفاظتی کونسل کو متنبہ کیا تھا۔ کہ اگر کانگو میں مختلف ممالک اپنے دستے واپس بلاتے رہے تو اقوام متحدہ کی فوج کو شاید ختم کرنا پڑے گا جس کے بعد خانہ جنگی ناگزیر ہو جائے گی۔ اور اگر خانہ جنگی چھڑ گئی تو اقوام متحدہ کی فوج کو اپنے ساز و سامان سمیت کانگو سے واپس بلانا پڑے گا۔ آپ نے کہا کہ کانگو میں خانہ جنگی بالکل قریب آ گئی ہے۔ اور اب جو فوجی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ان کے باعث خانہ جنگی کے شعلے کسی وقت بھی بھڑک سکتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ غیر ممالک کی طرف سے کانگو میں مداخلت موجودہ حالات کو ابتر کرنے کی موجب بنی ہے آپ نے کہا کانگو میں اقوام متحدہ کے اقدام کا نئے سرے سے جائزہ لینے کا مرحلہ آن پہنچا ہے۔ مسٹر ہمرشول نے کانگو کی قومی فوج کی اصلاح تنظیم نو اور اسے غیر سیاسی خطوط پر منظم کرنے کے لئے کونسل سے فوری اختیارات طلب کئے۔

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی تحریک

ربوہ ۳ فروری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گردے کی تکلیف میں پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے۔ البتہ کچھ کمزوری ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

"آپ سب لوگوں کا بہت شکریہ"

کراچی ۳ فروری۔ ملکہ الزبتھ ثانی نے آج تیسرے پہر یہاں اردو میں اظہار تشکر کر کے اہل کراچی کا دل موہ لیا۔ ملکہ کے اعزاز میں فریئر ہال میں شہریوں کی طرف سے جو استقبالیہ دیا گیا تھا۔ ملکہ نے اس میں اپنی لکھی ہوئی تقریر ختم کرنے کے بعد بڑی شستہ زبان میں کہا "آپ سب لوگوں کا بہت شکریہ" تقریر ختم کرنے کے بعد ملکہ جب اپنی جگہ پر بیٹھیں تو سارا ہال دیر تک پُرجوش تالیوں سے گونجتا رہا۔

٭ اہل کراچی کی طرف سے ملکہ کو فریئر ہال کا ایک طلائی "ماڈل" پیش کیا گیا۔ ملکہ نے کہا یہ ماڈل میرے ذہن میں کراچی بالخصوص فریئر گارڈن میں میری آمد کی یاد تازہ رکھے گا۔

ملکہ کی تقریر کا بعد میں اردو ترجمہ بھی سنایا گیا۔ اس سے پہلے کراچی میونسپل کمیٹی کے وائس چیئرمین خان بہادر حبیب اللہ خان نے شہریوں کی طرف سے اردو میں سپاسنامہ پڑھا۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی سنایا گیا۔ سپاسنامہ میں برطانیہ اور دولت مشترکہ کے دوسرے ملکوں کے تاریخی رشتوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں قریباً ۵ ہزار افراد نے شرکت کی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ ۔ فروری ۱۹۶۱ء

فضول اخراجات

ایک خبر ہے:

"لندن ۲۹ ۔ جنوری، ڈیلی میل کی اطلاع کے مطابق مہاراجہ نیپال نے ملکہ الزبتھ کے ڈنر کے لئے آٹھ سو مختلف قسم کی اشیائے خوردنی کا آرڈر ایک مقامی فرم کو دیا ہے جس پر تیرہ سو پونڈ خرچ آئے گا اور یہ چیزیں پچاس آدمیوں کے لئے کافی ہوں گی پانچ سال قبل مہاراجہ نے تخت نشینی کے موقعہ پر ایسی ہی دعوت کا انتظام کیا تھا ۔ اخبار نے لندن کی فرم کو آرڈر دینے کی وجہ یہ قرار دی ہے کہ نیپال کے بہترین باورچی خانوں میں بھی حادثے ہو سکتے ہیں ۔"

یہ تمام کھانے صرف ایک ڈنر کے لئے ہیں اسی طرح ایک وقت کے کھانے پر فی کس ۲۶ پونڈ خرچ کئے جائیں گے ۔ ملکہ برطانیہ تین ہفتہ کے دورے پر نکلی ہیں ۔ اگر ان کا صرف کھانے کا خرچ روزانہ ۵۰۰ پونڈ سمجھ لیا جائے تو تین ہفتہ کا صرف کھانے کا خرچ ساڑھے دس ہزار پونڈ یعنی تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہوگا ۔ اس سے سارے خرچ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اس وقت جبکہ روس کے ساتھ سخت قسم کی سرد جنگ جاری ہے کیا اس قسم کی فضول خرچیاں کمیونزم کی تبلیغ کو تقویت نہیں پہنچا رہیں ۔ اس میں شاید ملکہ برطانیہ کا قصور نہیں ہے وہ میزبانوں کے انتظامات میں دخل نہیں دے سکتیں اور یہ بھی درست ہے کہ ایسی شخصیت کے استقبال کے لئے شایان شان انتظامات ہونے چاہئیں تاہم یہ ضروری ہے کہ دیکھا جائے کہ ملک و قوم کا بہت سا روپیہ اس طرح ضائع نہ ہو۔

یہ تو خیر ایک غیر معمولی مثال ہے حقیقت یہ ہے کہ ہر ملک کے امراء جن میں ہمارے جیسے پسماندہ ملک کے امراء بھی شامل ہیں ۔ بہت سا روپیہ جو ان کو قومی کاموں کے لئے دینا چاہیئے اسی طرح نمائشی کھانوں اور کھیل تماشوں پر ضائع کر رہے ہیں ۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ امراء کو اپنی پوزیشن کے مطابق کھانا پینا نہ چاہیئے ۔ حاشا و کلا ہمارا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب صرف اتنا ہے کہ ہمارے امراء اور دولتمند لوگ من بھاتا کھا کر اور من بھاتا پہن کر بھی اگر چاہیں تو بہت کچھ ملک و قوم کیلئے بچا سکتے ہیں ۔

اس وقت ہمارا ملک ایک ایسے دور میں سے گذر رہا ہے جس کو بحران کا زمانہ کہا جا سکتا ہے ۔ معاشرہ کی تمام چولیں اس وقت ڈھیلی ہو گئی ہوئی ہیں ۔ غربت کا یہ عالم ہے کہ راقم الحروف ذاتی طور پر کئی خاندانوں کو جانتا ہے جن کو ایک وقت کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں مل رہی ۔ جو لوگ بظاہر کھاتے پیتے نظر آتے ہیں ان کی بھی اندرونی حالت اکثر ناگفتہ بہ ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ بہت سوں کا وہی حال ہو رہا ہے جیسا کہ کہتے ہیں ۔ باہر میاں ہفت ہزاری گھر میں بیوی بھوک کی ماری یہ کوئی شاعری نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے ۔

غربت ہر ملک میں ہوتی ہے ۔ مگر غربت غربت میں بھی بڑا فرق ہے ۔ یورپ میں اگر صرف ابلی سبزی ۔ روٹی اور کچھ گوشت کھانے کو مل جائے تو اس کو بھی غربت سمجھا جاتا ہے ۔ یہاں غربت کا معیار یہ ہے کہ مثلاً آٹے کی روٹی بھی ایک وقت کھانے کو نہ ملے اور نیا کپڑا کبھی سالہا سال بھی میسر نہ ہو ۔ بہت سے ایسے خاندان ہیں جن کے پاس بچوں کے کپڑے دھونے کی توفیق بھی نہیں ۔ اور خود ایک کرتہ جو پہنا تو گرمیاں سردیاں بہار برسات اسی میں گذار دی ۔ خواہ وہ میلا چکٹ ہی کیوں نہ ہو جائے ۔ آپ شاید کہیں یہ تو سستی کی نشانی ہے ۔ نہیں کفایت مدنظر ہے ۔ دھلنے سے کپڑا گھستا ہے ۔

معاف کیجئے بات کہاں سے کہاں جا پہنچی کہاں ۲۶ پونڈ فی کس ایک ڈنر کا خرچ اور کہاں غربت کا ماجرا ۔ آخر ان میں کیا جوڑ ۔ جوڑ صرف اتنا ہے کہ اگر نیپال کے مہاراجہ صاحب ڈنر پر صرف ایک پونڈ فی کس خرچ کرتے اور باقی ۲۵ پونڈ رفاہ عامہ کے کام میں دے دیتے تو کتنا اچھا ہوتا ۔ اگر وہ ایسا کرتے تو ہمیں یقین ہے اس سے ملکہ الزبتھ کو زیادہ خوشی ہوتی ۔

ملاوٹ کا نہایت افسوسناک واقعہ

"اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کی شکایت بڑی پرانی اور عام ہے لیکن اب کچھ عرصہ سے یہ بدعنوانی بڑی ہولناک اور روح فرسا صورت اختیار کرنے لگی ہے کراچی میں خوردنی تیل میں معدنی تیل کی ملاوٹ ، چائے میں برادہ اور چنے کے چھلکوں کی آمیزش کے بعد اسی نوعیت کی چیزوں کو گائے کے گوبر سے رنگنے اور "چائے" تیار کرنے کے ہولناک واقعات ہی کم نہ تھے کہ اب منٹگمری سے دیسی چینی میں کیمیائی کھاد کی ہلاکت خیز ملاوٹ کی خبر آئی ہے ۔

اس ملاوٹ کا انکشاف اس طرح ہوا کہ کسی گاہک نے منڈی میں فروخت کے لئے آنے والی دیسی چینی کی دو بوریوں سے کچھ مقدار ذائقہ معلوم کرنے کے لئے زبان پر رکھی لیکن سخت کڑواہٹ سے اس کا منہ جلنے لگا ۔ بغور دیکھنے پر معلوم ہوا کہ دیسی چینی میں کیمیائی کھاد کی ملاوٹ کی گئی ہے ۔ جو افراد یہ زہریلی چینی فروخت کرنے کے لئے لائے تھے وہ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے ۔"

ملاوٹ کی یہ مثال ایسی ہے کہ قومی اخلاق پر جتنا بھی ماتم کیا جائے تھوڑا ہے ۔ نفع اندوزی کے بدترین جذبہ کا اظہار اس سے ہوتا ہے کہ چند ٹکوں کے لئے نہ صرف ہم وطنوں کی صحت کا خیال نہ کیا جائے بلکہ ان کو دیدہ و دانستہ موت کی آغوش میں دھکیلا جائے ۔ پھر انسان یہاں تک اندھا ہو جاتا ہے کہ وہ یہ بھی نہیں دیکھتا کہ یہ بات چیک کی ہے یا نہیں ۔ صرف اس رنگ پر کہ خریدار ایک دفعہ مال اٹھائے اور قیمت ادا کر دے بعد میں دیکھا جائے گا ۔ ایسا کیا گیا ہے حالانکہ کھاد گو رنگ ڈھنگ میں چینی سے ملتی جلتی ہے ذائقہ کے لحاظ سے سخت کڑوی ہوتی ہے اور اس دھوکہ کا فوراً کھل جانا کوئی بڑی بات نہ تھی مگر انسان ہے کہ وہ ذرا سے فائدہ کے لئے بڑی سے بڑی ذمہ داری لینے سے بھی نہیں چوکتا ۔

افسوس ہے کہ ملاوٹ کا کام ابھی تک ملک میں بڑے زوروں سے چل رہا ہے اشیائے خوردنی میں ملاوٹ قتل عام سے کم جرم نہیں ہونا چاہیئے ۔ کوئی شخص اپنے دشمن کو زہر دیکر مار دیتا ہے ۔ وہ صرف ایک قتل کرتا ہے لیکن جو لوگ اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کرتے ہیں وہ دراصل قتل عام کے مرتکب ہوتے ہیں اور قوم کی قوم کو ہلاک کرتے ہیں اس لئے یہ جرم ہلکا نہیں سمجھنا چاہیئے ۔ بلکہ قتل عمد سے بھی زیادہ بھیانک سمجھنا چاہیئے اور قانون میں اس کے لئے سخت سے سخت سزا مقرر ہونی چاہیئے محض جرمانہ یا چند ماہ کی قید اس جرم کو ختم کرنے کے لئے کافی نہیں ہمیں یقین ہے کہ فوجی حکومت نے جہاں باقی بعض معاملات کو سدھارا ہے ملاوٹ کی طرف بھی توجہ دیگی اور اس کو ملک سے مٹا کر دم لے گی ۔

مبادا آپ اپنے مقدس امام کی دعاؤں سے
محروم رہیں!

تحریک جدید کے وعدے ایک معین مدت تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کیلئے پیش کئے جاتے ہیں ۔۔۔ امسال اس مدت کی آخری تاریخ ۲۸ ر فروری ہے ۔۔۔ اس سے پہلے پہلے اپنا وعدہ بھجوانے کا اہتمام فرمائیے ۔ مبادا آپ حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں سے محروم رہیں!

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

مبلغین مغربی افریقہ سے روح پرور خطاب

غیر ممالک میں اشاعتِ اسلام کے متعلق بعض اہم اور ضروری ہدایات

فرمودہ ۲۴ جنوری ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

جامعۃ المبشرین اور محلہ الف (دار الصدر) کی طرف سے مغربی افریقہ میں تبلیغ کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے جانے والے پانچ مبلغین (مولوی نذیر احمد صاحب مبشر۔ صوفی محمد اسحاق صاحب۔ چوہدری محمود احمد صاحب شاہد۔ ملک خلیل احمد صاحب اختر اور قاضی مبارک احمد صاحب شاہد) کے اعزاز میں ۲۲ جنوری ۱۹۵۵ء کو ایک مشترکہ ٹی پارٹی دی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت و ذرہ نوازی اس میں شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر حضور نے جو تقریر فرمائی۔ وہ احباب کے استفادہ کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میری کمر میں آج کچھ درد ہو رہی ہے۔ اس لئے میں بیٹھے بیٹھے اپنے خیالات کا اظہار کرونگا۔

پہلی چیز

تو اسی بات کی تکرار ہے جو میں نے آج ملاقات کے موقعہ پر باہر جانے والے مبلغین سے کہی ہے۔ اور چونکہ تم میں سے بھی بعض لوگ ایسے ہوں گے۔ جو شاید اگلے سال تبلیغ کے لئے باہر روانہ ہوں۔ اور ان کے سامنے بھی وہی کام آجائے۔ جو ان کے سامنے آیا ہے۔ اس لئے میں اس بات کو دوبارہ بیان کر دیتا ہوں۔

میں نے آج مبلغین کو بتایا ہے۔ کہ

انسانی عادت ہے

کہ جس ماحول میں وہ رہتا ہے۔ اس کے اثر کو قبول کرتا ہے۔ اور پھر اس اثر کو دیر تک اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ اور نئی چیز اسکے اندر یا تو آتی ہی نہیں۔ اور اگر آتی ہے تو ایک لمبے عرصہ کے بعد جب موقعہ فائدہ ہو جاتا ہے۔ میں نے مغربی افریقہ کے مبلغین کو کہا کہ مذاہب کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت کی جدوجہد کے بعد لوگ ان میں گروہ در گروہ شامل ہوئے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت آئے گی۔ تو لوگ اسلام میں فوج در فوج داخل ہوں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا یا تو یہ صورت تھی کہ وہ بنی اسرائیل کو نصیحت کرتے تھے اور وہ رد کر دیتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ تیرے آنے سے بادشاہ ہم پر ناراض ہوگیا۔ اور اس نے ہم سے سختی شروع کر دی ہے۔ اور یا پھر وہ وقت آیا۔ کہ ساری قوم آپ پر ایمان لے آئی۔ اسی طرح

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

جب دنیا میں آئے تو ان کی جماعت میں بھی پہلے ایک ایک دو دو آدمی داخل ہوئے قیام فلسطین میں صرف بارہ آدمی آپ پر باقاعدہ طور پر ایمان لائے تھے۔ اور تین چار آپ کے ہمدرد بن گئے تھے۔ باقی لوگ ایک عرصہ کے بعد آپ کی جماعت میں داخل ہوئے لیکن دو سو یا اڑھائی سو سال کے عرصہ کے بعد ایک طرف روم اور دوسری طرف اناطولیہ اور مصر کے رہنے والے آپ پر ایمان لے آئے۔ اور پھر یہ لوگ آپ کی جماعت میں یکدم آئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی یہی نظر آتا ہے۔ آپ کے دعویٰ کے پہلے انیس سال کے عرصہ میں مسلمان دس پندرہ ہزار تھے۔ لیکن آپ کے دعوے کے آخری دو تین سالوں میں سارا عرب مسلمان ہوگیا۔ یا تو آپ ایک ایک شخص کے پاس جاتے تھے۔ اور اسے تبلیغ کرتے تھے۔ لیکن لوگ آپ سے بے التفاتی برتتے۔ یا حقارت سے آپ کی بات رد کر دیتے۔ اور یا پھر وہی دلیلیں تھیں۔ وہی باتیں تھیں۔ آپ نے ایک ایلچی کو پیغام دے کر کسی قوم یا قبیلہ کی طرف بھیجا۔ اور وہ سارے کا سارا مسلمان ہوگیا۔

یہی حال ہندوستان میں نظر آتا ہے

حضرت کرشنؑ کی اپنے زمانہ میں کوئی غیر معمولی حیثیت نہ تھی۔ لوگ صرف آپ کو ایک شہزادہ یا رئیس سمجھتے تھے۔ قبولیت کہیں نظر نہیں آتی تھی۔ لیکن اب سارا ہندوستان آپ کو ایک برگزیدہ تسلیم کرتا ہے۔ یہی حال حضرت رام چندرؑ کا تھا۔ انہیں بھی پہلے تھوڑے سے لوگوں نے قبول کیا۔ لیکن بعد میں سارے لوگ آپ پر ایمان لے آئے۔ بدھ کی بھی یہی حالت تھی۔ ان کی اپنی زندگی میں انہیں بہت تھوڑے آدمی ملے۔ لیکن بعد میں لوگوں نے یکدم ان کی طرف رجوع کر لیا۔ ان کے مقابلہ میں ہماری جماعت میں ابھی گروہ در گروہ لوگ آنے شروع نہیں ہوئے۔ بلکہ ایک ایک دو دو کر کے آرہے ہیں۔ اور

اس کی وجہ یہ ہے

کہ اس زمانہ میں اور پہلے زمانوں کے حالات میں فرق ہے۔ اس زمانہ میں چاہے صحیح ہے یا غلط۔ یہ بات ذہن میں راسخ ہوگئی ہے کہ ہم زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ اور قومی رَو ختم ہوگئی ہے۔ اب قبائلی سسٹم کہیں نظر نہیں آتا۔ بلکہ قبائلی طریق کو مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ایک رنگ میں یہ ہے بھی صحیح اور ہم بھی اس بات کے قائل ہیں۔ کہ ہر شخص کو خود غور کرنے اور سمجھنے کا موقعہ دینا چاہیئے۔ جاٹ۔ ارائیں۔ گوجر۔ اعوان اور دوسری سب اقوام کبھی زمانہ میں ایک لیڈر کے ماتحت ہوا کرتی تھیں۔ اور وہ جو کچھ کہتا تھا۔ اس کے پیچھے چل پڑتی تھیں لیکن نئی تعلیم نے ان کے ذہنوں میں یہ بات راسخ کر دی ہے۔ کہ تم خود فیصلہ کا حق رکھتے ہو۔ تمہیں خود مناسب غور اور سمجھ کے بعد ہر بات کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ

اب یہ حالت ہوگئی ہے

کہ وہ کسی سیاسی لیڈر کے پیچھے تو لگ جائیں گے لیکن قومی لیڈر کے پیچھے نہیں لگیں گے

غرض ہمارا ایسے لوگوں سے واسطہ ہے۔ جو انفرادیت کے قائل ہیں۔ قومیت کے قائل نہیں۔ اور ایک ایک فرد کو جماعت میں داخل کرنا بڑا مشکل کام ہوتا ہے۔ پہلے یہ

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میں قلمی اسلحہ کے ذریعہ روحانی شجاعت اور باطنی قوت کے اظہار کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں

"اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رُو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اُتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔"

(ملفوظات)

یہ حالت تھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آتا تو آپ اس سے سوال کرتے کہ کیا تم اکیلے آئے یا تمہارے پیچھے تمہاری قوم بھی ہے وہ کہتا یا رسول اللہ میری قوم میرے پیچھے ہے۔ اور عملاً یہی ہوتا کہ کسی قوم سے کچھ لوگ ایمان لے آتے تو ساری قوم ان کے پیچھے آجاتی۔ ہمیں تاریخ سے ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ کسی شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ کہا ہو کہ یا رسول اللہ میری ساری قوم میرے پیچھے ہے اور پھر اس کی قوم اس کے پیچھے نہ آئی ہو۔ لیکن

ہماری حالت اس کے برعکس ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بعض علماء آئے۔ اور انہوں نے کہا حضور ہمارے ہزار دو ہزار یا پانچ دس ہزار آدمی ہیں۔ لیکن آپ فرمانے یہ سب غلط ہے جب تم احمدیت کو قبول کرو گے تو بالکل اکیلے رہ جاؤ گے۔ چنانچہ ویسا ہی ہوتا۔ ساری جماعت میں صرف چند مثالیں ایسی ملتی ہیں کہ بعض لوگوں کے ساتھ چند اور لوگ بھی احمدیت میں داخل ہوگئے۔ مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے جب بیعت کی تو آپ کی وجہ سے تیس پینتیس اور دوست بھی جماعت میں داخل ہوگئے۔ مولوی برہان الدین صاحب اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح اول جتنا علم نہیں رکھتے تھے۔ لیکن اہل حدیث ہونے کی وجہ سے آپ کا اہل حدیثوں پر اثر زیادہ تھا۔ آپ جب احمدیت میں داخل ہوئے تو آپ کی وجہ سے پانچ سات سو اور دوست بھی احمدی ہوگئے۔ مولوی نور محمد صاحب دو دھی ننگل والوں کی وجہ سے بھی پچاس ساٹھ آدمی احمدیت میں داخل ہوئے۔ غرض صرف چند دوست ایسے نکلیں گے کہ جن کی وجہ سے بعض اور لوگ بھی احمدیت میں داخل ہوئے۔ لیکن باقی سب ایسے تھے کہ جب وہ احمدی ہوئے تو سب لوگ ان کے مخالف ہوگئے۔ پس ہماری حالت پہلی اقوام سے بالکل مختلف ہے۔ اس زمانہ میں

قومیت اور قبائلی سسٹم

ختم ہوگیا ہے۔ اور جہاں کہیں قومیت کا احساس ابھی پایا جاتا ہے وہ تعلیم کے رائج ہونے کے ساتھ ساتھ مٹتا جارہا ہے۔ اس زمانہ میں ہر شخص کے اندر سوچنے اور غور کرنے کی عادت پائی جاتی ہے۔ اور وہ اپنے متعلق ہر فیصلہ آزادانہ طور پر کرتا ہے۔ قومیت سوچ اور فکر کے نہ ہونے کی وجہ سے رہتی ہے۔ ہر شخص یہ خیال کرتا ہے کہ میرے پاس غور اور فکر کرنے کے لئے وقت نہیں اور نہ اتنی سمجھ ہے کہ ہر بات کا علم حاصل کرسکوں۔ اس لئے فلاں شخص جو کہے گا وہی میں بھی مان لوں گا۔ لیکن

جوں جوں تعلیم آتی جائے گی

یہ چیز مٹتی جائے گی بیٹا کہے گا کہ میں خود اپنا بھلا اور بُرا سمجھ سکتا ہوں۔ میں اپنے باپ کے پیچھے کیوں چلوں۔ اور باپ کہے گا۔ اگر میرے بیٹے نے فلاں مذہب قبول کر لیا ہے تو میں اس کے مذہب میں کیوں دخل دوں۔ ہماری جماعت میں سینکڑوں مثالیں ایسی پائی جاتی ہیں کہ باپ احمدی ہوگیا اور بیٹا احمدی نہیں ہوا۔ خاوند احمدی ہوا اور بیوی احمدی نہیں ہوئی۔ یا بیوی احمدی ہوگئی لیکن خاوند احمدی نہیں ہوا۔ اور بعض اوقات یہ بات بیس بیس سال تک چلی گئی ہے۔ کہ گھر کا ایک فرد احمدی ہوگیا۔ لیکن دوسرے افراد احمدی نہیں ہوئے۔

اس کی وجہ یہی ہے

کہ ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں کسی کے پیچھے کیوں چلوں۔ میں اپنا نفع نقصان خود سمجھ سکتا ہوں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس قسم کے لوگ دوسروں سے جلد ایمان لے آتے ہیں۔ لیکن ان کے لئے انفرادی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ اور جو قومیں جاہل ہیں اور ان میں ظاہری علم کی کمی ہے۔ ان میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ ہر بات پر خود غور نہیں کرتیں بلکہ اپنے لیڈر کے پیچھے چلتی ہیں۔ ان کے افراد سمجھتے ہیں کہ ہم میں خود سوچنے اور غور کرنے کی اہلیت نہیں اور نہ اتنی عقل ہے کہ خود سوچیں اور فکر کریں۔ چنانچہ وہ اپنے چودھری کی بات مان لیتے ہیں۔ جدھر وہ جاتا ہے ادھر قوم کے سب افراد جاتے ہیں۔ اس وقت

اس قسم کی قومیت

دنیا میں سوائے افریقہ کے اور کہیں نہیں پائی جاتی۔ یورپ میں نہ باپ بیٹے کی بات نہیں مانتا اور بیٹا باپ کی بات نہیں مانتا۔ اور یہاں بھی یہی کیفیت ہے۔ بے شک بعض اوقات احمدی ہونے والوں کو تنگ بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن اکثر اوقات یہ سمجھ کر کہ مذہب کے لحاظ سے ہر شخص آزاد ہے وہ جو مذہب چاہے اختیار کرسکتا ہے اسے تنگ نہیں کیا جاتا یہی حال امریکہ اور دوسرے ممالک مغرب۔ مصر۔ انڈونیشیا۔ ایران اور عراق وغیرہ کا ہے ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ اپنے متعلق وہ خود فیصلہ کرے گا۔ صرف فلسطین میں کبابیر کے مقام پر ایسا ہوا کہ ایک شخص نے احمدیت کو قبول کر لیا تو اس کی وجہ سے پچاس ساٹھ آدمی بھی احمدیت میں داخل ہوگئے۔ لیکن افریقہ میں چونکہ تعلیم کم ہے اس لئے وہاں ایسا ہوسکتا ہے کہ ایک شخص کے ساتھ ہزار دو ہزار آدمی احمدیت میں داخل ہو جائیں۔ اگر اس قسم کے دس بیس آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا جائے تو سال میں بڑی آسانی سے لاکھ دو لاکھ آدمی احمدیت میں داخل ہوسکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے افریقہ میں دوسرے ممالک کی نسبت کم عرصہ میں اور کم کوشش کے نتیجہ میں

جماعت کو زیادہ ترقی ہوئی

گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) میں ایک وقت میں ۲۵ ہزار احمدی تھے۔ موجودہ مبلغ اس بات کو نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت ۱۸-۱۷ ہزار احمدی ہیں۔ لیکن پرانے مبلغ مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم کو اس بات پر اصرار تھا۔ کہ گولڈ کوسٹ میں ۲۵ ہزار احمدی موجود ہیں کوئی الفا (وہاں الفا عالم کو کہتے ہیں) یا رئیس احمدیت میں داخل ہوگیا۔ تو اس کے ساتھ اس کی ساری قوم احمدیت میں داخل ہوگئی۔ اسی طرح جب نیر صاحب مرحوم نائیجیریا گئے تو لیگوس میں جاتے ہی چار ہزار آدمی ایک ہی دن میں احمدیت میں داخل ہوگئے۔ چونکہ افریقہ میں ابھی قبائلی سسٹم پایا جاتا ہے۔ اس لئے وہاں چیف زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر یہ چیف جماعت میں داخل ہو جائیں تو ان کے ذریعہ دوسرے لوگ بھی احمدیت کو قبول کر لیں گے۔ اس وقت

دو چیف احمدی ہوچکے ہیں

لیکن ان کا احمدیت کو قبول کر لینا اتفاقی امر ہے کسی خاص سکیم کے ماتحت انہیں احمدیت کی طرف نہیں لایا گیا۔ لیکن اب مبلغین کو ایک سکیم کے ماتحت چیفس اور بااثر لوگوں کو احمدیت کی طرف لانا چاہیئے۔ ملاقات کے موقع پر کسی نے انہیں کہا تھا کہ ہمارے پھیلنے کی یہی صورت ہے کہ ہمارے پاس جتھہ ہو۔ اگر نائیجیریا۔ گولڈ کوسٹ اور سیرالیون ہمارے پاس آجائیں اور ان کی اکثریت احمدیت قبول کر لے تو سب لوگ کہیں گے کہ یہ جماعت رد کرنے کے قابل نہیں۔ فلاں ملک کے سب لوگ اس میں شامل ہیں اور جب وہ یہ خیال کریں گے کہ ہماری جماعت رد کرنے کے قابل نہیں۔ فلاں ملک میں سب لوگ اس میں شامل ہیں تو

سچائی ان کی سمجھ میں آجائے گی

بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ اگر ایک ملک کے لوگ بھی احمدی ہو جائیں تو دوسرے لوگوں کو فوراً ہماری طرف توجہ ہو جائے گی اور وہ سمجھیں گے کہ ہم حقیر نہیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو لازماً ہماری جماعت دنیا میں پھیل جائیگی میں نے مبلغین کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے طریق تبلیغ کو بدلیں۔ ہمارا پہلا طریق تبلیغ انفرادی رہا ہے اور انفرادی طریق تبلیغ سے کامیابی نہیں ہوسکتی۔ احادیث میں کئی جگہ ذکر آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص آیا اور اس نے کہا میں آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پہلے تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور انہیں سمجھاؤ اور قوم کے لوگوں کو ساتھ لے کر آؤ۔ میں نے مبلغین سے کہا ہے کہ تم بھی کسی چیف یا کسی الفا کو احمدیت کے مسائل سے روشناس کراؤ جب وہ احمدیت کی تعلیم کو مان لے اور کہے۔ مجھے جماعت احمدیہ میں داخل کر لو تو اسے کہو۔ پہلے تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور انہیں ساتھ لاؤ۔ جب اس کی

ساری قوم احمدی ہوجائے

تو اس کے لئے بھی اور تمہارے لئے بھی آسانی ہو جائے گی۔ تم اگر اس قوم کے افراد کے پاس جاؤ گے تو ان میں رقابت پیدا ہو جائے گی۔ لیکن اگر وہ چیف یا الفا جائے گا تو رقابت پیدا نہیں ہوگی۔ اگر وہ اپنی قوم کے پاس جائیگا تو وہ بڑی آسانی سے اس کے ساتھ مل جائیں گے اگر ایک ایک چیف کے ماتحت بیس بیس گاؤں بھی ہوں اور ہم یہ طریق اختیار کریں تو بڑی آسانی سے سال بھر میں لاکھوں آدمی احمدیت میں داخل ہوسکتے ہیں۔ اب تک تو جہاں بھی ہمارا مبلغ گیا ہے وہ غرباء کے پاس جاتا ہے اور انہیں تبلیغ کرتا ہے۔ مگر اب تم نے یہ نقطۂ نظر بدل کر جانا ہے اور تم نے کسی فرد کو تبلیغ نہیں کرنی۔ تمہیں قوم کے لیڈروں اور علماء کے پاس جانا چاہیئے۔ اور جب وہ احمدیت کی سچائی کا اقرار کریں تو انہیں اپنی اپنی قوم کے پاس بھیجو تاکہ وہ ساری قوم کو اپنے ساتھ لے کر آئیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کام بدلنے میں کچھ دقت ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس بات کی اہمیت کا احساس ہو جائے تو یہ کام آسان ہو جاتا ہے تم کسی ذمہ دار شخص کو پکڑو اور اسے تبلیغ کرو پھر اُسے اُس قوم کے پاس بھیجو اور کہو۔ تمہارے اکیلے آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ پہلے تم اپنی قوم کو ساتھ لاؤ۔ اس طرح تمہیں بھی آسانی رہے گی۔ اور ہماری مشکلات میں بھی کمی ہو جائے گی۔ (باقی)

درخواست دعا

عزیزم جناح الدین احمد کے سر کا اپریشن ۸ تاریخ ماہ حال کو ہونے والا ہے احباب کرام کی خدمت میں اپریشن کی کامیابی اور مرض سے شفایابی کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ عزیزم کو بے ہوشی کے دورے پڑنے کی مرض ہے

(خلیفہ صلاح الدین احمد)

مبلغ سپین کے پتہ میں تبدیلی

آئندہ مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کا پتہ مندرجہ ذیل ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں:۔

C. CIU DADREAL-12-1º, Izda.
11 MADRID (7) SPAIN

(نائب وکیل التبشیر)

یادِ رفتگان

مکرم شیخ عبد الخالق صاحب مرحوم

(از محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ)

شیخ عبد الخالق صاحب نومسلم مرحوم ۱۹۱۴ء کے اوائل میں قادیان میں وارد ہوئے۔ اس وقت وہ عیسائی مذہب کے مشہور پادری تھے۔ اور عیسائیوں کی اعلیٰ مجالس میں ان کو انگریز پادریوں کے برابر کرسی ملا کرتی تھی وہ ہندوستان میں عیسائی مذہب کے چوٹی کے عالم سمجھے جاتے تھے اور بائیبل پر کامل عبور تھا۔ جس دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ملاقات کے لئے مکرم شیخ صاحب مرحوم حاضر ہوئے ان کے ہمراہ ایک اور عیسائی نوجوان بھی تھا دونوں کو حضور نے اپنے بالاخانہ پر شرف باریابی بخشا۔ خاکسار راقم اس ملاقات کے وقت حاضر تھا۔ عند الملاقات مکرم عبد الخالق صاحب نے تجویز پیش کی کہ میں اسلام پر ایک اعتراض کروں گا آپ اس کا جواب دیں۔ پھر عیسائیت پر ایک اعتراض کریں تو میں اس کا جواب دوں گا۔ مگر حضور نے یہ تجویز منظور نہ کی۔ اور فرمایا کہ جب تک وہ دیوار (عیسائیت کی) جو آپ کے دل میں ہے پہلے میں اس کو نہ گرا لوں اپنی (اسلام کی) دیوار کی بنیاد کیسے رکھ سکتا ہوں۔ شیخ صاحب نے اسکو تسلیم کر لیا۔ پھر حضور نے عیسائیت پر اعتراضات کرنا شروع کئے۔ شیخ صاحب جواب دیتے تھے۔ حضور ان کے جواب پر معترض ہوتے تو شیخ صاحب کہتے کہ حضرت ہم عیسائیوں کے پاس اس سے بڑھکر اور کوئی جواب نہیں۔ اسی طرح یہ مجلس گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ اور شیخ صاحب نے سمجھ لیا کہ اسلام کے مقابلے میں عیسائیت کی بنیادیں بہت کھوکھلی ہیں۔ آخر تیسرے دن دوبارہ آنے کا وعدہ کرکے دونو صاحبان رخصت ہوئے۔ تیسرے یا چوتھے دن شیخ عبد الخالق صاحب تو آگئے مگر ان کا ساتھی نہ آیا۔ شیخ صاحب نے اسلام قبول کیا اور دفتر تصنیف میں کام شروع کیا۔ شیخ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ عیسائیت پر اعتراض کرنے اور ان کو لکھنے کے لئے ۵۰ سال کا عرصہ درکار ہوگا۔

جیسا کہ پہلے اشارۃً لکھا گیا ہے کہ مکرم شیخ صاحب کو عیسائیت پر کامل عبور تھا اور وہ بائیبل کے مضامین پر کامل دسترس رکھتے تھے۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں بائیبل کے استاد بھی رہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی بعض دفعہ مکرم شیخ صاحب سے بائیبل کے حوالے دریافت کروالیا کرتے تھے۔ ہر چند کہ ان کی زندگی اسلام میں عسرت میں گذری مگر ان کا قدم پایۂ ثبات سے نہیں ڈگمگایا۔ جس صداقت کو ایک دفعہ سوچ سمجھ کر پایا۔ پھر ہمیشہ اس پر قائم رہے۔ شیخ صاحب نے ایک غریب اسلامی گھرانے میں شادی بھی کی۔ مگر بیوی کی رفاقت کو موت نے زیادہ دیر تک قائم نہ رہنے دیا۔ مگر وہ اپنی خوشدامن کی جب تک وہ زندہ رہی ہمیشہ خدمت کرتے رہے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء پر بھی حاضر ہوئے مگر واپس جا کر چند روز بیمار رہے اور پھر داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

اعلانِ نکاح

عزیزم صلاح الدین خانصاحب بی اے شاہد ولد عبد الرحمان خانصاحب بنگالی ایل ایل بی۔ بی ٹی کا نکاح عزیزہ نسیم بیگم صاحبہ بنت محترم شیخ عبد الرحمٰن صاحب بوریوالہ ضلع ملتان کے ہمراہ بعوض دو ہزار روپے حق مہر پر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے مورخہ ۲۸ر اپریل بروز ہفتہ مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(چوہدری مظفر الدین بی۔ اے)

خدام الاحمدیہ کے ہال کیلئے چندہ کی اپیل

(از مکرم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر ایک لمبے عرصہ سے التواء میں پڑی ہوئی تھی۔ مجلس مرکزیہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قائدین مجالس سے مشورہ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ہال کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے اس سلسلے میں ابتدائی انتظام مکمل کئے جا چکے ہیں اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو آئندہ سالانہ اجتماع سے پہلے پہلے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

اندازہ ہے کہ ہال کی تعمیر پر قریباً پچاس ہزار روپے خرچ آئے گا۔ اگر نوجوان ہمت کریں تو یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ اگر لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ اپنے ہال بنا سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ نوجوان ایسا نہ کریں۔ لہٰذا میں اراکین خدام الاحمدیہ و قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ تعمیر ہال کے لئے بڑھ چڑھ کر رقوم پیش کریں۔ مجھے امید ہے کہ خدام اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں گے کہ وہ کسی سے پیچھے نہیں انشاء اللہ۔

سید داؤد احمد
(صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پروفیسر حاجی جلال الدین صاحب وان آف چین کی وفات

مکرم جناب پروفیسر حاجی جلال الدین وان صاحب چینی ۱۰ر جنوری ۱۹۶۱ء کو ترکی میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم حاجی صاحب مرحوم نے ترکی میں تعلیم حاصل کی تھی۔ اور وہیں کے ایک مشہور کالج میں آپ پروفیسر تھے اس سے قبل ایک عرصہ تک چینی ترکستان کے وزیر داخلہ بھی رہے۔ وہ چینی مسلمانوں کے لیڈروں میں شمار ہوتے تھے۔ چند سال ہوئے وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے ربوہ میں بھی تشریف لائے تھے۔ گو ان کو خود احمدیت قبول کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ مگر انہوں نے اپنے صاحبزادہ محمد تقی صاحب کو تعلیم دلانے کے لئے ربوہ بھجوایا تھا۔ مکرمی محمد علی صاحب ایک مخلص نوجوان ہیں اور خدا کے فضل سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور ہو چکے ہیں۔ آجکل وہ ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور وہ جماعت کے کاموں میں بھی شوق سے حصہ لیتے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ مکرم حاجی صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور ان کے اہل و عیال کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود کفیل ہو اور ان کے اہل و عیال کو بھی اسلام اور احمدیت کے نور سے منور کرکے چین میں اسلام کی ترقیات کا مؤثر ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار محمد عثمان چینی از ربوہ)

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس اس سال ۲۴-۲۵ اور ۲۶ر امان ۱۳۴۰ ہش مطابق ۲۴-۲۵-۲۶ر مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار تعلیم الاسلام کالج ہال ربوہ میں منعقد ہوگا جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا باقاعدہ انتخاب کرکے جلد اطلاعات بھجوائیں

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

درخواستِ دعا

مکرم مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ٹھکیدار ربھٹہ گوجرانوالہ دو سال سے بیمارضہ قلب بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب ان کی حالت بہت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے، بزرگان سلسلہ واحباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دردِ دل سے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب مکرم کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔

اہلیہ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

خوشی اور غم ہر دو موقعہ پر صدقہ دینے والوں کی فہرست نمبر ۳

ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق تعمیر مساجد بیرون کا چندہ صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اگر مومن کو خوشی پہنچے تو بطور شکرانہ اور غم پہنچے تو اللہ تعالےٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کے لئے یہ چندہ بطور صدقہ اور اگر مال ان کے لئے اطمینان قلب کا موجب ہوتا ہے۔ اس نیک مقصد کے پیش نظر اس مد میں حسب ذیل بھائیوں نے حصہ لیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ان کی جملہ مشکلات کو آسان کر کے بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۲ - مکرم جناب محمد رفیق صاحب۔ ناصر آباد سندھ ۵۰-۷

۲۳ - مکرم مبارک احمد صاحب و برکات احمد صاحب۔ گگڑت دبیتی ۰-۸

۲۴ - مکرم جناب حبیب الرحمٰن صاحب - ہیڈ سلیمانکی ضلع منٹگمری ۰-۱

۲۵ - مکرم ماسٹر محمد نواز صاحب - انور آباد سندھ ۰-۱

۲۶ - مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب۔ اوکاڑہ ضلع منٹگمری ۰-۱

۲۷ - مکرم ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب۔ سرگودھا ۰-۹

۲۸ - مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب ٹیچر ہائی سکول کوہاٹ - ۰-۵

۲۹ - مکرم جناب یٰسین صاحب - رسالپور ۲۵-۷

۳۰ - مکرم سردار عبدالحق صاحب شاکر - واقف زندگی ربوہ۔ ۲۵-۱

وعدہ جات چندہ وقف جدید - سال چہارم

مندرجہ ذیل مخلصین کی طرف سے اضافہ کے ساتھ سال چہارم کے وعدہ جات موصول ہوئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم مرزا عبدالحق صاحب۔ سرگودھا ۰-۱۰۰

" شیخ فضل الرحمٰن صاحب بنگالی " ۰-۱۴۴

" شیخ محمد اقبال صاحب " ۰-۱۹۲

" میجر بشیر احمد صاحب " ۰-۹۰

" ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب " ۰-۱۶۸

" شیخ عبدالرحمٰن صاحب آڑھتی " ۰-۲۳۰

" مبارک علی افتخار علی صاحبان لائلپور ۰-۵۰۰

" چوہدری محمود احمد صاحب سرگودھا ۰-۵۱

" عبدالستار خانصاحب " ۰-۳۶

مکرم محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی سرگودھا ۰-۴۸

مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد اسحٰق صاحب سوک کلاں - گجرات ۰-۷

جماعت محمود آباد اسٹیٹ بذریعہ محمد اکبر صاحب فانی ۱۲-۲۶۷

جماعت حافظ آباد بذریعہ محمد صدیق صاحب ۱۷-۱۹۱

مہر محمد حیات صاحب ڈاور ضلع جھنگ ۰-۱۵۰

مکرم مختار احمد صاحب کراچی ۰-۲۴

" شیخ فضل احمد فضل حسین صاحبان لائلپور ۰-۶۲

" سید لال شاہ صاحب امیر جماعت ابہ کرمپور ۳۱-۲۰۲

(ناظم مال وقف جدید)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء میں "خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین" کے تحت شائع ہونے والی فہرست نمبر ۳۰ کے شمارہ نمبر ۳۰۲ میں غلطی ہو گئی ہے۔ حسب ذیل تصحیح فرما لی جائے۔

محترمہ سردار بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ۔ منجانب والدہ مرحومہ محترمہ صالح بی بی صاحبہ - اہلیہ شیخ محمد صاحب -

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی ہمشیرہ صفیہ پروین کی صحت عموماً خراب رہتی ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(محمد رفیق چک ۳/۷ کریانوالہ ضلع لائلپور)

(۲) میری بڑی ہمشیرہ اہلیہ عطاء المنان صاحب قریشی کراچی میں بیمار ہیں۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(سید شاہد احمد ابن السید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم - ربوہ)

(۳) خاکسار کا بچہ رشید احمد انور عمر دو سال ایک لمبے عرصہ سے ایک سخت اعصابی مرض میں مبتلا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ماسٹر) محمد عمر انور سرگودھا

لازوال زندگی حاصل کرنیکا ایک گُر

اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر شے فانی ہے۔ ہر ذی روح پر ایک نہ ایک دن موت کا وارد ہونا ضروری ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے نیک بندوں کو لازوال زندگی بخشنے کے لئے ایک گُر سکھایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے والبٰقیٰتُ الصّٰلِحٰتُ یعنی نیک اور مناسب حال اعمال باقی رہنے والی اشیاء ہیں۔ اس ارشاد خداوندی پر عمل کر کے انسان وفات کے بعد بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ گویا کہ اعمال صالح بجا لانے سے انسان دائمی زندگی پاتا ہے۔ آجکل جبکہ ہمارے آقا سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اسلام کی اشاعت کے لئے یورپین ممالک میں مساجد کی تعمیر کو عین وقت کا تقاضا بیان فرما رہے ہیں۔ تو اس مہم میں حصہ لینا بہترین عمل صالح اور دائمی زندگی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس سلسلہ میں ایک قابل رشک مثال محترمہ امۃ الرحمان صاحبہ مرحومہ کی وصیت میں نظر آتی ہے۔ جو دفتر ہذا میں ان کے والد محترم ڈاکٹر سید بشیر احمد شاہ صاحب سمارا ضلع تھرپارکر سندھ کے ذریعہ پہنچی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"امۃ الرحمان نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ میرے یہ زیور فروخت کر کے ایک سو پچاس روپے برائے چندہ مسجد جرمنی یا امریکہ ربوہ بھیج دینا۔ اگر رقم کم پڑے تو اپنے پاس سے ڈال دینا۔ اب میں نے رقم پوری کو کے آپ کو ارسال کی ہے"۔

احباب دعا فرمادیں۔ ہماری مرحومہ بہن کو جو اپنی عین جوانی کی حالت میں ہی وفات پا گئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے درجات کو بلند کر کے مقام علیین عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

بقایا داران مجالس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا مالی سال یکم جنوری ۱۹۶۱ء سے شروع ہو چکا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس سال کو انصار اللہ کے لئے ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ بعض مجالس نے اپنے سال گذشتہ کے چندہ جات بجٹ کے مطابق ادا نہیں فرمائے۔ اور ان کے ذمہ بقایا ہے۔ ایسی مجالس جلد توجہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں اور اپنے بقایا جات کی رقوم مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

۱ - داخلہ کیڈٹ کالج پٹارو

یہ رہائشی پبلک سکول حیدرآباد کے قریب ہے۔ سہ سالہ کورس میٹرک تک اور دو سالہ انٹر سائنس (انجینئرنگ) فیس جونیئرس -/۱۲۰ ماہوار سینیئرس -/۱۲۵ ماہوار وظائف حسب قابلیت و حسب آمدنی سرپرست۔ مالیت یکصد روپیہ ماہوار

شرائط:- ففتھ سٹینڈرڈ (عمر ۱۲ تا ۱۱) یا جماعت ہشتم (عمر ۱۲ ۱/۲ تک) محدود داخلہ سکستھ سٹینڈرڈ (جماعت ہفتم) اور سیونتھ سٹینڈرڈ (جماعت ہشتم)

انتخاب بذریعہ تحریری امتحان: انگلش و ریاضی۔ بعد میں ٹسٹ ذہانت و میڈیکل بورڈ تحریری امتحان ۱۵/۴/۶۱ انٹرویو ۸ تا ۱۵ مئی۔

۲ - ریلوے انسپکٹر آف ورکس

دس اسامیاں بہ مدد وے و کنسٹرکشن برانچ۔ تنخواہ ۱۸۵ - ۳۰۰ - علاوہ الاؤنس ہر قسم

شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج۔ اوورسیر سرٹیفکیٹ۔ عمر ۱/۲ ۱۰ کم از کم ۱۸ سال قبائلی و آزاد کشمیر کے امیدواران کے لئے مراعات

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں بشمول مصدقہ نقول اسنادات ۱۰/۲/۶۱ تک بنام جنرل مینیجر (پرسانل) نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ ہیڈ کوارٹرس آفس۔ ایمپریس روڈ لاہور۔ (پ ٹ ۲۹/۱/۶۱)

(نظارت تعلیم ربوہ)

انتخابات ملتوی کرانے کے لئے ایرانی طلبہ کے مظاہرے

تہران ۲ فروری۔ تہران یونیورسٹی کے ہزاروں طلبہ نے کل ایرانی مجلس (پارلیمان) کے انتخابات ملتوی کرانے کے لئے زبردست مظاہرے کئے۔ طلبہ نے یونیورسٹی کے حلقہ سے باہر نکلنے کی بھی سر توڑ کوشش کی تاکہ وہ بازاروں میں مظاہرے کر سکیں۔ لیکن ایرانی پولیس کے طاقتور دستوں نے نوجوان ایرانی طلبہ کی یہ کوشش کامیاب نہ ہونے دی اور طلبہ کئی گھنٹوں تک یونیورسٹی کے حلقہ کے اندر مظاہرے کرتے رہے۔

طلبہ نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ ایرانی کابینہ مستعفی ہو جائے اور جن ایرانی طلبہ کو گرفتار کیا گیا ہے انہیں رہا کر دیا جائے۔ ایرانی طلبہ کے یہ مظاہرے پولنگ سے صرف دو روز قبل شروع ہوئے۔ ایرانی پولنگ پر درین اثنا ایرانی اپوزیشن پارٹی کے پانچ لیڈروں نے پیر کے روز سے ایرانی پارلیمان کی عمارت میں پناہ لے رکھی ہے۔ ان ایرانی لیڈروں نے کہا کہ وہ کل تہران میں پولنگ کے آغاز کے ساتھ ہی بھوک ہڑتال شروع کر دیں گے۔

بھوک ہڑتال کی دھمکی دینے والے پانچوں ارکان سابق ایرانی وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کے حامی ہیں۔ اور ڈاکٹر مصدق کی وزارت کے دور میں یہ زیر پارلیمانی نائبین کے عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں۔ یہ پانچوں ارکان ایران کی مخالف پارٹی نیشنل فرنٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔

کئی لاکھ روپے کا کپڑا جل کر تباہ

کراچی ۳ فروری۔ کل رات کھارادر کے علاقہ میں کپڑے کی سب سے بڑی مقامی تھوک مارکیٹ میں زبردست آگ لگ گئی۔ جس سے کئی لاکھ روپے کی مالیت کا کپڑا جل کر تباہ ہو گیا۔ کم از کم بارہ دکانیں جن میں قیمتی کپڑا رکھا ہوا تھا خاکستر ہو گئیں۔ آگ گوردھنداس مارکیٹ کے وسط میں لکڑی کے ایک کیبن سے شروع ہوئی نصف درجن فائر انجن چار گھنٹے سے زائد کی تگ و دو کے بعد آگ پر قابو پا سکے۔ سب سے پہلے ایک چوکیدار نے آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھ کر پولیس کو اطلاع دی اور جلد ہی ہنگامی پولیس موقعہ پر پہنچ گئی۔

قریباً پانچ گھنٹے کی تگ و دو کے بعد آگ پر قابو پایا گیا۔ اگرچہ آگ لگنے کی اصل وجہ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوا تاہم یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ آگ بجلی کی خرابی کی وجہ سے لگی ہے۔ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

میکملن مارچ میں واشنگٹن جائیں گے

لندن ۲ فروری۔ برطانوی حکومت کے ایک قریبی ذریعہ نے بتایا۔ وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن صدر صدر کینیڈی سے ملاقات کرنے کے لئے مارچ کے آخر میں واشنگٹن جائیں گے۔

امریکی سفارتخانہ کے ملازم کی خودکشی

نئی دہلی ۲ فروری۔ نئی دہلی کے امریکی سفارتخانہ کے ایک ۳۴ سالہ ملازم جارج میکارتھی نے خودکشی کر لی ہے۔ ملازم کی نعش امریکی سفارت خانہ میں پائی گئی۔ جس پر گولیوں کے زخم تھے۔ جارج میکارتھی نے اپنے پیچھے ایک بیوی اور دو بچے چھوڑے ہیں۔ متوفی کی نعش بذریعہ طیارہ امریکہ پہنچائی جا رہی ہے۔ سفارت خانہ کے حکام متوفی کی خودکشی کی وجہ نہیں بتا سکے۔

امن کے نوبل پرائز کے لئے امیدوار

سٹاک ہالم ۲ فروری۔ افریقن نیشنل کانگرس کے صدر البرٹ لوتھولی کو اس سال امن کے نوبل پرائز کے لئے امیدوار نامزد کیا گیا ہے۔ ان کا نام ناروے کی پارلیمنٹ کی نوبل پرائز کی امن کمیٹی کو سویڈن کے پارلیمانی ارکان کے ایک گروپ نے تجویز کیا ہے۔ نامزدگیاں ہر سال وسط فروری تک کی جاتی ہیں۔ گذشتہ سال کسی کو امن کا نوبل پرائز نہیں دیا گیا تھا۔

خروشیف مراکش کا دورہ کریں گے

رباط ۲ فروری۔ سرکاری اطلاع کے مطابق روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے مراکش کا دورہ کرنے کے لئے شاہ محمد پنجم کی دعوت منظور کر لی ہے۔ مسٹر خروشیف نے اس کے جواب میں شاہ مراکش کو روس آنے کی دعوت دی ہے۔ ان دوروں کے لئے تاریخوں کا اعلان سفارتی ذرائع سے کیا جائے گا۔

تجارتی بیڑے کا تربیتی ادارہ

لاہور ۲ فروری۔ چٹاگانگ کی بندرگاہ میں تجارتی بیڑے کے ملاحوں کی تربیت کا پورے ساز و سامان سے لیس ادارہ قائم کرنے کے منصوبے مرتب کئے جا رہے ہیں اس وقت پاکستانی ملاحوں کو تربیت کے غیر ملکی اداروں میں جانا پڑتا ہے۔ اس ادارہ کے قیام پر ۵۲ لاکھ روپے خرچ ہوں گے اور تجارتی بحری بیڑے کی اکیڈمی ۱۹۶۳ء میں مکمل ہو جائے گی۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

لومبا اور ممبوتو کے حامی دستوں میں خوفناک جھڑپ

حفاظتی کونسل میں کانگو کی صورت حال پر غور

لیوپولڈ ول ۲ فروری۔ کانگو میں سیکرٹری جنرل کے فوجی مشیر اندرجیت رکھی نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کانگو اور اورینٹل کی سرحد پر مخالف فوجوں کے درمیان ایک جانبدار علاقہ قائم کرنے کے لئے فوجی چوکیوں کا ایک سلسلہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کانگو کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے آج سلامتی کونسل کا اجلاس بھی ہو رہا ہے۔

درین اثنا کانگو میں کل مسٹر لومبا کے حامیوں اور کاسا وبو کے فوجی دستوں کے درمیان ایک زبردست جھڑپ ہوئی جس میں دونوں فوجوں کو خاصا جانی نقصان پہنچا۔ اس وقت دونوں مخالف فوجیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑی ہیں اور فوجی مبصروں نے کہا ہے کہ دونوں میں سے کوئی بھی فوج کسی وقت یہاں وسیع پیمانے پر حملہ کر سکتی ہے

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کاٹنگا کی حکومت نے بیونا کے شہر پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے سرکاری فوجوں کے نئے دستے بھیجے ہیں۔ کاٹنگا میں کانوں کے اہم مرکز پر گزشتہ کئی ہفتوں سے مسٹر لومبا کے حامی بالوبا قبائل نے قبضہ کر رکھا ہے۔ بیونا کا شہر کاٹنگا کے دار الحکومت الزبتھ ول سے پانچ سو میل دور ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ کاٹنگا کے فوجیوں سے بھرے ہوئے تیس ٹرک اور کئی جیپ گاڑیاں کل بیونا سے صرف پچاس میل دور بوڈی کے مقام پر دیکھی گئی تھیں۔ اقوام متحدہ کے مراکشی دستے جو اس شہر کی حفاظت کر رہے تھے گزشتہ ہفتے ہٹائے گئے تھے۔ خیال ہے کاٹنگا کی حکومت نے نئے فوجی دستے بیونا کی سرکاری گیریزن کی مدد کے لئے بھیجے ہیں

گوجرانوالہ کے کاشتکاروں کیلئے چار دیہات

گوجرانوالہ ۳ فروری۔ غلام محمد بیراج کے آبادکاروں کے لئے چار دیہات مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ جن کا مجموعی رقبہ قریباً چھ ہزار ایکڑ ہے۔ ضلع گوجرانوالہ سے ۱۶۴ آبادکاروں کو غلام محمد بیراج کی اراضی میں آباد کیا جائیگا مسٹر مسعود زعیم الحق ڈپٹی کمشنر نے کونسل ہال میں ضلع کے تمام امیدوار آبادکاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ زمین غیر دائمی نہری علاقہ میں ہے۔ جہاں ہر کاشتکار خاندان کو ۳۲ ایکڑ زمین دی جائے گی۔ اس زمین کی قیمت تین روپے فی ایکڑ ہے جو بیس سالانہ قسطوں میں ادا کرنا ہو گی۔ پہلی قسط دو سال بعد وصول کی جائے گی ــــ آپ نے مزید بتایا کہ اوسط طبقہ کے افراد کو ۶۴ ایکڑ زمین اڑھائی سو روپے فی ایکڑ کی شرح سے دی جائیگی۔ الاٹمنٹ سے قبل دس فیصدی مالکانہ قیمت وصول کر لی جائیگی۔ باقی قیمت دس سالانہ قسطوں میں ادا کی جائیگی۔

اعلان نکاح

عزیزم خواجہ اطہر ظہور بٹ بی اے۔ ایل ایل بی پروبیشنری انسپکٹر پولیس ابن خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ وکیل گوجرخان کا نکاح مسماۃ امۃ السلام بی۔ اے بی۔ ٹی بنت مکرم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب ڈیوس روڈ لاہور کے ہمراہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ لاہور نے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۲۲-۱-۶۱ بروز اتوار پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(ظہور الدین بٹ وکیل گوجرخان)

الجزائری قوم پرستوں کو زیادہ سے زیادہ اسلحہ مہیا کیا جائے گا،

رضا کار بھی بھیجے جائیں گے۔ عرب وزرائے خارجہ کا فیصلہ

بغداد ۳ فروری۔ عرب لیگ کے رکن ملکوں نے فیصلہ کیا ہے کہ الجزائری قوم پرستوں کو جس قدر جلد ممکن ہو۔ زیادہ سے زیادہ اسلحہ مہیا کئے جائیں اور الجزائری حریت پسندوں کے دوش بدوش لڑنے کے لئے اپنے ملکوں کے رضا کار بھیجے جائیں دریں اثنا تونس کے صدر حبیب بورقیبہ نے خبردار کیا ہے کہ اگر اس سال کے آخر تک الجزائر میں جنگ بند نہ ہوئی تو فرانس میں جنرل ڈیگال کی حکومت ختم ہو جائے گی۔

عرب لیگ نے یہ فیصلہ وزرائے خارجہ کے ایک اجلاس میں کیا ہے جو کل رات یہاں منعقد ہوا تھا۔ کانفرنس سے قریبی ذرائع نے بتایا ہے کہ اگر الجزائر میں قوم پرستوں کے خلاف فرانسیسی جنگ جاری رہی تو عرب ملک فرانس سے اپنے سیاسی و اقتصادی تعلقات پر نظر ثانی کریں گے۔ مندوبین نے اس امر پر بھی اتفاق کیا ہے کہ آزاد الجزائری حکومت نے بات چیت کے لئے آمادگی پر جو اظہار کیا ہے اگر فرانس نے اس کا کوئی مثبت جواب نہ دیا تو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے مارچ میں شروع ہونے والے اجلاس کے ایجنڈے میں الجزائر کا مسئلہ شامل کرایا جائے۔

کانفرنس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ عرب ملکوں نے فرانس کا بائیکاٹ کیا تو یہ بہت شدید ہوگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عراق نے بائیکاٹ کی صورت میں عراق پٹرولیم کمپنی میں فرانسیسی حصص ضبط کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ "سوسائٹی فرانس ڈی پٹرول" کے عراق پٹرولیم کمپنی میں ۲۳،۷۵ فی صد حصص ہیں۔

امریکی نظربندوں کی رہائی کے بغیر چین سے تعلقات بہتر نہیں ہو سکتے،

صدر کینیڈی کا اعلان، سمندر پار فوجیوں کے عزیزوں پر پابندی کا خاتمہ

واشنگٹن ۲ فروری۔ امریکہ کے صدر جان ایف کینیڈی نے اعلان کیا ہے کہ جب تک پانچ امریکی نظربندوں کو رہا نہیں کیا جاتا ہے اس وقت تک کمیونسٹ چین سے تعلقات بہتر ہونے کا امکان نہیں۔ آپ نے کہا کہ کمیونسٹوں کے دباؤ کے باعث سنگین صورتِ حال پیدا ہو گئی ہے۔

مسٹر کینیڈی کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے ان کی پریس کانفرنس ملک بھر میں ٹیلی ویژن پر بھی دکھائی گئی۔ مسٹر کینیڈی نے اعلان کیا کہ برلن کے مسئلہ پر نئی حکومت کی پالیسی وہی ہے۔ جو آئزن ہاور حکومت کی تھی۔

امریکی صدر نے امریکی فوجیوں کے متعلقین کے غیر ملکی سفر پر پابندیوں کے خاتمہ کا بھی اعلان کیا یہ پابندیاں آئزن ہاور حکومت نے اپنے آخری ایام میں ادائیگیوں کے توازن کی کمی پوری کرنے کی غرض سے عائد کی تھیں۔ آپ نے کہا کہ محکمہ دفاع جب اس سلسلہ میں مناسب انتظامات کر لے گا۔ تو یہ پابندیاں فوراً ختم کر دی جائیں گی۔ صدر

۴ کینیڈی نے اعلان کیا کہ اس پابندی سے سمندر پار فوجیوں کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے اور نئی بھرتی بند ہو گئی ہے۔

لاہور ۳ رفروری۔ پروفیسر تاج محمد خیال کو ۱۹ رفروری ۱۹۶۱ سے دوبارہ ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔

ضروری اعلان

بل ماہ جنوری ۱۹۶۱ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہِ مہربانی ان بلوں کی رقم دس فروری ۱۹۶۱ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴